نہایت ضروری ہے۔اور احکام شرعیہ کے اصول چار ہیں:

۱۔ (العلم بکتاب الله تعالیٰ) قرآن مجید کے احکام ،محکم اور متشابہ،عموم وخصوص ،مجمل اور مفسر، ناسخ اور منسوخ پر اس کو عبور حاصل ہو۔

۲۔ (العلم بسنة رسول الله ﷺ) نبی کریم ﷺ کے قولی اور فعلی ثابت سنتوں کا علم ہو۔احادیث کے متواتر اور آحاد ہونے ،صحیح یا ضعیف ہونے ،اور اس کا حکم مطلق ہونے یا کسی سبب کے ساتھ خاص ہونے کے بارے میں مکمل عبور ہو۔

۳۔ سلف صالحینؒ کے اقوال کے بارے میں اس کو مکمل آگاہی حاصل ہو، کہ کس مسئلہ میں سلف کا اجماع ہے اور کس مسئلہ میں ان کا اختلاف، تا کہ مجمع علیہ مسائل میں ان کی پیروی کرے اور مختلف فیہ مسائل میں اجتہاد کیا جا سکے۔

۴۔ قیاس کا صحیح علم رکھتا ہو، تا کہ اُن فروعی مسائل کو جن میں واضح شرعی دلیل نہیں ملتی ،اُن اصولی مسائل پر قیاس کیا جا سکے،جن کا شریعت میں واضح حکم ہے۔یا اُن مسائل پر قیاس کیا جائے جن پر سلف کا اجماع ہے۔

اِن چیزوں کے علم سے مفتیان کرام کو (نــوازل) یعنی نئے نئے پیش آمدہ مسائل میں اجتہاد کر کے حق اور باطل کی پہچان ہوگی۔ایک مفتی کے لیے اِن چیزوں سے لاعلمی کی کوئی گنجائش نہیں۔'' [الفقیه والمتفقه۲/ ۳۳۰-۳۳۱]

جبکہ-مع الأسف الشدید -ہمارے ہاں چار، چھ سال کا ایک کورس کرنے کے بعد طالب علم کو''مفتی'' کے لقب سے نوازا جاتا ہے۔اور وہ احکام شریعت پر مکمل عبور حاصل کیے بغیر فتوے صادر کرتے ہیں؛جس سے کہیں خون خرابہ ہوتا ہے،کہیں حرام شرمگاہ کو حلال قرار دیا جاتا ہے،کہیں لوگوں کی جان و مال کی حرمت کو پامال کیا جاتا ہے۔

جیسا کہ آج کل ٹی وی چینلز اور اخبارات میں برطانیہ میں حالیہ دنوں میں پیش آنے والے''حلالہ'' کے بھیانک معاملے پر کافی بحث ہو رہی ہے ؛جو کہ ایک ملعون اور حرام فعل ہے۔اور''نام نہاد شکم پرست مولوی'' کس طرح اس کو ''حلال'' کرنے پر کمربستہ ہیں؟ والعیاذ بالله

❁❁❁❁❁❁❁

صرف علماء کرام کی توجہ کے لیے: آج کل بعض عرب علماء کیمرے کے ذریعے''تصویر کشی'' کو جائز قرار دے رہے ہیں۔پاکستان میں بعض صاحبان''شرعی حق'' کے حصول کی خاطر''رشوت'' دینے پر جواز کا فتویٰ صادر کرتے نظر آتے ہیں۔کیا ان فتاویٰ میں''کمال تقویٰ'' کی شرط پیش نظر رکھی گئی ہے؟ (ابو محمد)

حفاظتِ ذکر الٰہی . قسط:1

''حجیتِ حدیث شریف'' قرآن مجید کی روشنی میں

ابو محمد عبدالوہاب

آثارِ قربِ قیامت میں سے ایک یہ بھی ہے کہ امت اسلامیہ کی طرف فخریہ نسبت رکھنے والے لوگوں میں سے بعض ''قرآن مجید'' کو پڑھ کر یہ سمجھ بیٹھیں گے کہ انہوں نے دین اسلام کا پورا پورا علم حاصل کرلیا ہے۔ اب رضائے الٰہی کے حصول اور عذابِ الٰہی سے نجات کے لیے انہیں ''حدیثِ نبوی'' کی طرف رجوع کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

حضرت ابورافع اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تم میں سے کسی کو ہرگز نہ پاؤں کہ اپنی مسہری پر ٹیک لگا رکھا ہو، اس کے پاس میرا حکم یا منع پہنچ جائے تو کہنے لگے: میں (حدیث کو) نہیں جانتا، جو کچھ ہمیں قرآن مجید میں ملے، اسی کو مانتے ہیں۔'' [أبو داؤد السنة باب٦ في لزوم السنة، الترمذي العلم باب ١٠ وحسنه، وصححه الألباني، أحمد ٢٣٨٧٦ وصححه الأرنؤط وصححه الحاكم على شرطهما ١٠٨/١] حضرت مقدام بن معد کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عنقریب آدمی اپنے صوفے پر مستی سے بیٹھا ہوگا، اس کو میری کوئی حدیث سنائی جائے گی، تو وہ کہے گا: ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب فیصلہ کرے گی، اس میں جو کچھ حلال پائیں ہم اسے حلال مانیں گے، اور جو کچھ اس میں حرام پائیں ہم اسے حرام تسلیم کرلیں گے۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زور دے کر فرمایا): ''خبردار! یقیناً جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام قرار دیا ہے، وہ اسی طرح ہے جسے خود اللہ عزوجل نے حرام کردیا ہو۔'' [سنن ابن ماجه كتاب الإيمان باب ٢ ح:١٢، وصححه الألباني] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح روایت ہے۔ [مسند أحمد ح:٨٨٠١، ابن حبان ح:٦٣ وصححه الأرنؤط]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی کے مطابق گمراہی کے یہ جراثیم ''خوارج، معتزلہ، جہمیہ، قدریہ، روافض'' وغیرہ کے خودساختہ اصولِ دین اور تکمیلِ دین کے بعد پیش آنے والے بعض خونچکاں واقعات کو ''دین'' کا حصہ بنانے کے نتیجے میں پیدا ہوئے۔ ان بیچاروں کو سیاسی اختلاف کی وجہ سے تمام یا بعض ''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم'' پسند نہیں آئے، اس لیے وہ ان کی روایت کردہ ''احادیث'' سے تہی دست ہوگئے۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ نکلا کہ شرعی احکام کے اس بنیادی مصدر کی جگہ ''بزرگوں کی رائے'' کو حجتِ شرعی بنا کر خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کے لیے گمراہی کا مین گیٹ چوپٹ کھول دیا۔

پھر بھی ان گمراہ فرقوں میں سے کسی کو بھی صریح الفاظ میں "حجیت حدیث" کے انکار کی نہیں سوجھی۔

بیسویں صدی عیسوی کے "ماڈرن معتزلہ" نے حجیت حدیث نبوی کا انکار کر کے یہ کسر بھی پوری کر لی۔اب انہوں نے "اہل قرآن" کے خوبصورت نام سے مسلمانوں میں اپنا دام تزویر پھیلانا شروع کر رکھا ہے۔اس لیے زیر نظر مضمون میں قرآن مجید کے نصوص کی "روشنی" میں "انکار حدیث" کی "تاریکی" کو دور کرنے کی کوشش کی گئی ہے:

{1} اللہ تعالیٰ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا حکم

﴿قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ○﴾[آل عمران ۳۲]

"کہہ دیجیے! تم اللہ اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو، پس اگر وہ منہ پھیر لیں تو بیشک اللہ تعالیٰ ایسے کافروں سے محبت نہیں کرتا۔" اس آیت کریمہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت سے روگردانی کرنے کو "کفر" قرار دیا گیا ہے۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِىْ شَىْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ○﴾ [النساء ٥٩] "اے ایمان والو! اللہ کی فرمانبرداری کرو اور رسول کی اطاعت کرو، اور تم میں سے اختیار والوں کی بھی۔ پھر اگر کسی چیز میں اختلاف ہو جائے، تو اس کو اللہ اور رسول (ﷺ) کی طرف لوٹاؤ، اگر تمہیں واقعی اللہ تعالیٰ اور روزِ آخرت پر ایمان ہے۔ یہی بہت بہتر اور بڑا خوش انجام ہے۔"

اس محکم آیت شریفہ میں اللہ پاک اور اس کے پیغمبر اکرم ﷺ دونوں کی اطاعت کا مستقل حکم دیا گیا ہے، پھر ضمناً اہل اختیار و اقتدار کی اطاعت کا بھی حکم دیا گیا ہے۔

پھر کسی چیز سے متعلق اختلاف واقع ہو جائے، مثلاً یہ معاملہ جائز ہے یا حرام؟ فلاں چیز درست ہے یا غلط؟ اس صورت میں اللہ پاک اور یوم قیامت پر ایمان لانے والوں کے لیے اس اختلاف کا حل صرف اللہ پاک کے کلام مجید اور اس کے رسول ﷺ کی مقدس تعلیمات کی روشنی میں تلاش کرنے کا حکم دے کر ارشاد فرمایا کہ صرف یہی صورت ہر لحاظ سے بہتر ہے، اور اسی کا انجام دنیا و آخرت دونوں میں نفع بخش ہے۔

مذکورہ بالا "اختلاف" کس کس کے ساتھ ممکن ہے؟

کسی بھی مخلوق کے لیے اپنے خالق تبارک وتعالیٰ سے اختلاف کرنا یا اس کے منتخب فرمودہ رسول ﷺ سے اختلاف کرنا واضح ترین کفر ہے۔ البتہ اہل حل وعقد اور اصحاب اقتدار و اختیار ہماری طرح انسان ہیں، ان سے اختلاف ہو سکتا ہے کہ ان کا فلاں حکم مفید ہے یا نہیں، اس کا انجام بہتر ہوگا یا بدتر۔ اسی طرح علمائے دین کے آپس میں اجتہادی مسائل

میں اختلاف ہوتا ہے، جو کہ نیت صاف اور منہج درست ہونے کی صورت میں قابل مذمت نہیں۔

غرض ہر قسم کے اختلاف میں ترجیح، فیصلہ اور حل صرف اللہ تعالیٰ اور رسول پاک ﷺ کی طرف رجوع کر کے حاصل کرنے کا حکم فرمایا گیا ہے۔ کسی بھی عاقل و بالغ مسلمان سے مخفی نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کا واحد ذریعہ اللہ کا کلام ''قرآن مجید'' ہے، اور اللہ کے رسول ﷺ کی طرف رجوع کا واحد ذریعہ ''حدیث نبوی'' ہے۔

﴿وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝﴾[المائدة ۹۲] ''اور اللہ پاک کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور (ان کی اطاعت میں کوتاہی سے) احتیاط کرو۔ اگر تم (اطاعت سے) منہ پھیر لیں' تو جان لو کہ ہمارے رسول ﷺ کی ذمہ داری تو صرف صاف صاف حکم پہنچا دینا ہے۔''

﴿وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝﴾[الأنفال ۱] ''اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو' اگر تم واقعی ایمان والے ہوں۔'' اس آیت کریمہ میں اللہ پاک نے ایمان کا لازمی تقاضا اپنی اور اپنے رسول ﷺ کی اطاعت یعنی قرآن مجید اور حدیث شریف پر عمل کرنا قرار دیا ہے۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ۝﴾[الانفال ۲۰] ''اے ایمان والو! اللہ پاک اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور سنتے بوجھتے اس کی اطاعت سے روگردانی مت کرو۔'' آگے ارشاد فرمایا: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝﴾[الانفال ۲۴] ''اے ایمان والو! اللہ پاک اور رسول ﷺ کے فرمان کو قبول کرلو، جب وہ تمہیں حیات بخش چیز کی طرف بلائیں۔ اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے، اور یہ حقیقت بھی یاد رکھو کہ تمہیں اسی کی طرف لوٹایا جائے گا۔''

رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوسعید بن المعلی رضی اللہ عنہ کو آواز دی، اس وقت وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ نماز سے فارغ ہو کر حاضر ہوئے تو ارشاد فرمایا: ''لأعلمنّک أعظمَ سورةٍ في القرآنِ قبلَ أنْ تخرجَ من المسجدِ......''

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝﴾ هي السبعُ المثاني والقرآنُ العظيمُ الّذي أُوتيتُـــهُ'' ''سورۃ الفاتحہ ہی ہے جسے اللہ ﷻ پاک نے بار بار دہرائی جانے والی سات آیات اور قرآن مجید کی بڑی عظمت والی سورہ قرار دے کر مجھے عطا فرمائی ہے۔'' [صحیح البخاری ح:۴۶۴۷، ۴۷۰۳] ایسا ہی واقعہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی ثابت ہے۔ [الترمذی ح:۳۱۱۵ وقال: حسن صحیح، مسند أحمد ح: ۱۵۷۳۰ وصححه الأرنؤط]

جب رسول اللہ ﷺ کے فرمان پر " لبیک " کہنا حالتِ نماز میں بھی فرض ثابت ہوا۔ تو آپ ﷺ کے فرامین کی حجیت تو بالا ولیٰ ثابت ہوتی ہے۔ علمائے اہل سنت کے نزدیک یہ صرف رسول اللہ ﷺ کی خصوصیت ہے۔

﴿وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝﴾ [الأنفال ٤٦] "اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور آپس میں اختلاف مت کرو، ورنہ بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔ اور صبر کیا کرو، بیشک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔"

معلوم ہوا کہ قرآن مجید و حدیث شریف پر عمل میں جس قدر کوتاہی ہو گی، اسی قدر فرقہ بندی، بزدلی اور کمزوری پیدا ہو گی۔ اور آج عالم اسلام میں یہی کچھ ہو رہا ہے۔ اور مسلمان ہر بقعہ ارض میں اسی کا خمیازہ بھگت رہے ہیں۔

﴿قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ۭ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ۭ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝﴾ [النور ٥٤] "آپ فرما دیجیے کہ تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو، پھر اگر وہ منہ پھیر لیں، تو اس کے سوا کچھ نہیں کہ اس (رسول ﷺ) کے ذمہ وہی فریضہ ہے جو اس پر لازم کیا گیا ہے، اور تمہارے ذمہ وہی فریضہ ہے جو تم پر لازم کر دیا گیا ہے۔ اور اگر تم اس (رسول ﷺ) کی اطاعت کرو گے، تب ہدایت پاؤ گے۔ اور رسول ﷺ کی ذمہ داری صرف واضح طور پر پہنچا دینا ہے۔"

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ۝﴾ [محمد ٣٣] "اے ایمان لانے والو! اللہ پاک کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے (نیک) اعمال کو برباد نہ کرو۔" ظاہر ہے کہ قرآن مجید اور حدیث شریف کے خلاف جو بھی عمل و عبادت نیکی سمجھ کر کی جائے وہ باطل ہے۔

﴿وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝﴾ [المجادلة ١٣] "اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو، اور تم جو بھی عمل کرتے ہو، اللہ پاک کو اس کی پوری پوری خبر ہے۔"

﴿وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰي رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝﴾ [التغابن ١٢] "اور اللہ پاک کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو، پس اگر وہ رُوگردانی کریں تو یقیناً ہمارے رسول ﷺ کا فریضہ وضاحت سے پہنچا دینے کے علاوہ کچھ نہیں۔"

{2} رسول اللہ ﷺ کی ہی اطاعت کا حکم

﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝﴾ [النور ٥٦] "اور نماز قائم کرو اور زکاۃ ادا کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرتے رہو؛ تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔" اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ کا